© rasailojaraid.com

حضرت محمدؐ : Muhammad : The Prophet of Prophecy (پیش گوئی کے مصداق نبی)

عہد نامہ عتیق کی کتاب "استثناء" میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حسبِ ذیل پیش گوئی نقل کی گئی ہے:

خداوند تیرا خدا تیرے لیے تیرے ہی درمیان سے یعنی تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔ تم اس کی سننا (۱۸ : ۱۵)۔

زیر نظر کتابچے میں اس پیش گوئی، اور اس کی تائید میں ایسی ہی دوسری پیش گوئیوں پر گفتگو کرتے ہوئے ثابت کیا گیا ہے کہ ان کے مصداق حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہیں ہو سکتے، بلکہ پیش گوئیوں میں اُس نبی کے جو خصائص بیان کیے گئے ہیں، یہ نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی میں موجود ہیں۔

جناب شیخ محمد حفیظ نے زیر نظر کتابچے میں پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مختصر حالاتِ زندگی بیان کیے ہیں، پھر اس بات پر بحث کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دعوے میں ہر لحاظ سے سچے تھے۔ اولاً گزشتہ الہامی کتابوں میں اُن کی آمد کی اطلاع دی گئی ہے ("کتاب مقدس" کے علاوہ ہندوؤں اور پارسیوں کی کتابوں میں بھی "آنے والی نبی" کی پیش گوئیاں موجود ہیں)، ثانیاً ان کا بے داغ ذاتی کردار اُن کی سچائی پر دال ہے، ثالثاً معترضین کا یہ الزام کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ پیش کیا ہے، انھوں نے پہلی کتابوں سے اخذ کیا ہے یا کسی اور شخص نے اُنھیں بتایا ہے، عقلاً اور نقلاً دونوں لحاظ سے بے معنی ہے۔ ان تمہیدی مباحث کے بعد جناب مؤلف نے "استثناء" کی پیش گوئی پر تفصیل سے لکھا ہے (صفحات ۱۹-۴۸)۔

موعود نبی کے موضوع پر بحث ختم کرنے کے بعد جناب مولف نے اور میاہ کے سابق بشپ جناب عبدالاحد داود کی کتاب "محمدؐ-کتاب مقدس میں" پر مبنی حسبِ ذیل مختصر مقالات شامل کیے ہیں۔

☆ امن کا دین

☆ عہد نامہ جدید میں "روح القدس" کا تذکرہ بطور شخصیت نہیں۔

☆ کتاب "دانی ایل" کا "ابنِ انسان"

جناب مصنف نے زیر بحث موضوع پر مسلم نقطہ نظر احسن طریقے سے پیش کیا ہے، ضمناً

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بعض دوسرے مباحث بھی چھیڑے ہیں، مثلاً انجیل برنباس اور اس کی حقانیت وغیرہ، تاہم ان پر انھوں نے اپنی مفصل کتاب Jesus: The Search for Truth میں بحث کی ہے۔ اس کتاب پر "عالم اسلام اور عیسائیت" میں تبصرہ شائع ہو چکا ہے (دیکھیے: شمارہ بابت اپریل ۱۹۹۷ء، صفحات ۲۸-۳۰)

دوران مطالعہ میں ایک دو ضمنی فروگزاشتیں سامنے آئی ہیں، امید ہے انھیں آئندہ اشاعت میں درست کر دیا جائے گا۔ جناب مؤلف نے لبنانی الاصل، امریکی مؤرخ فلپ خوری حتی کو برطانوی قرار دیا ہے، یہ سہو قلم ہے، اسی طرح لفظ مکہ کے لیے انگریزی ہجے Mecca استعمال کیے گئے ہیں جو مغربی دنیا میں مروج ہیں۔ ان ہجوں سے صحیح تلفظ معلوم نہیں ہوتا، درست ہجے Makkah ہیں جو "اسلامی کانفرنس کی تنظیم" نے سرکاری طور پر اپنا لیے ہیں۔

کتابچہ صاف ستھرے انداز میں جاذب نظر ٹائٹل کے ساتھ شائع ہوا ہے جو ۵۷ روپے میں انٹر فیتھ پبلی کیشنز۔ اسلام آباد سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ (ادارہ)

☆ اقلیت کی الہیات

"مکتبہ عناویم پاکستان" وقتاً فوقتاً اپنی مطبوعات کے ذریعے لاطینی امریکہ کی مقبول عوام "لبریشن تھیالوجی" کے مختلف پہلو اجاگر کر کے مسیحی حلقوں میں ارتعاش پیدا کرتا رہتا ہے، اور شاید ایک محدود سطح پر اسے پذیرائی بھی حاصل ہے۔ وطن عزیز کی مسیحی برادری کا بڑا حصہ مزدور پیشہ ہے، اور ایسے ذرائع معاش سے وابستہ ہے جو معاشرتی طور پر گھٹیا سمجھے جاتے ہیں۔ افسوس ناک امر یہ ہے کہ مسلمان جنھیں انسانی مساوات اور رزق حلال کی اہمیت کا درس دیا گیا ہے، انھوں نے، اولاً ہندوانہ رسم و رواج کے تحت ذرائع معاش کی اعلیٰ وادنیٰ تقسیم تسلیم کر لی ہے، اور ثانیاً نوآبادیاتی دور میں ہاتھ سے کام نہ کرنے کو قابل فخر گرداننے کی عادت پیدا کر لی ہے۔ اس تناظر میں نہ صرف مسیحی برادری کے ایک بڑے طبقے کو، بلکہ خود مسلمانوں کے ہنر پیشہ افراد کو معاشرے میں زیادہ عزت و احترام کی نظر سے نہیں دیکھا جاتا۔

چند برس پہلے شائع ہونے والی، فادر عمانوئیل عاصی کی کتاب "اقلیت کی الہیات" کا تعلق بھی "رہائی کی الہیات" (لبریشن تھیالوجی) سے جڑتا ہے (ص ۹)۔ اس میں مؤلف نے اقلیت کیا ہے، اقلیت کے مسائل کیا ہوتے ہیں، اور اقلیت کو کس طرح اپنے اندر خود اعتمادی پیدا کرنا چاہیے، جیسے مسائل پر بحث کی ہے۔ انھوں نے وطن عزیز کے تناظر میں مسیحی برادری پر واضح کیا ہے کہ "بائبل

© rasailojaraid.com